www.KitaboSunnat.com

پڑھی پھر نماز مغرب کو ادا کیا۔ (بخاری مع فتح الباری ج ۲' ص ۲۷)' یاد رہے کہ معقول عارضہ کی بنا پر تقدیم و تاخیر بھی صحیح ہے مثلاً حاضر نماز کا وقت تنا ہے یا جماعت کھڑی ہو جائے وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ بعد از وتر دو رکعتوں کا حکم

وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنے کا صرف جواز ہے' تاکید نہیں چنانچہ "صحیح مسلم" میں ہے (ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ) یعنی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازاں بیٹھ کر دو رکعتیں ادا کرتے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بلاعذر بیٹھ کر پڑھنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پورا ثواب تھا۔ جبکہ امتی کے لئے آدھا ثواب ہے ملاحظہ ہو۔ "صحیح مسلم" جلد اول صفحہ ۲۵۳۔

لہٰذا اجر کی تکمیل کے پیش نظر اگر کوئی ان دو رکعتوں کو پڑھنا چاہے تو کھڑا ہو کر پڑھے اگرچہ نہ پڑھنا اولیٰ ہے تاکہ رات کی آخری نماز "وتر" بن سکے جس طرح کہ حدیث میں بصیغہ امر موجود ہے۔ اِجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا (رواہ مسلم بحوالہ مشکوۃ)

اور اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ امر فعل پر مقدم ہوتا ہے اس لئے کہ فعل میں خصوصیت کا احتمال ہوتا ہے جبکہ امر میں یہ شے نہیں۔

۴۔ سجدہ تلاوت فوری کیا جائے یا تاخیر سے بھی ہو سکتا ہے؟

سجدہ تلاوت میں چونکہ دو قولوں میں ایک قول کے مطابق طہارت شرط نہیں لہٰذا بالا تاخیر کر لینا چاہیے۔ "صحیح بخاری" کے ترجمۃ الباب میں ہے کہ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ بلا وضوء سجدہ تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ پھر مصنف کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں سورہ نجم کی تلاوت فرمائی اور آپؐ کے ساتھ مسلمان اور مشرکین' جن وانس نے بھی سجدہ کیا۔ وہ استدلال یہ ہے کہ مشرک کی عدم اہلیت کے باوجود اس کا فعل "سجدہ" سے موسوم ہے لہٰذا ایک مسلم کا سجدہ تو ہر حالت میں بطریق اولیٰ شرعی سجدہ ہی قرار پائے گا۔ مزید یہ کہ عمومی مجالس میں عادتاً ہر شخص باوضو بھی نہیں ہوتا۔ پس بلا تفصیل تمام کا سجدہ گزرنا طہارت کے عدم اشتراط کی دلیل ہے (فتح الباری ج ۲ ص ۵۵۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ